السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے چند افراد کو دعوت دی، انہون نے حسب توفیق قرآن مجید پڑھا، پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور دیگر مسلمانوں کے لیے دعا کی۔ پھر اس نے انہیں کھانا کھانے کو کہا جو پہلے سے تیار کیا گیا تھا، کھانا کھا کر وہ لوگ چلے گئے۔

اسی سوال میں یہ بھی ہے کہ دعوت دینے والے نے آنے والوں کو قرآن مجید کے الگ الگ پارے دے دیئے۔ ہر شخص نے وہ پارہ پڑھا جو اس کے پاس تھا۔ سب کے فارغ ہونے پر ان میں سے ایک نے اپنے لیے اور مسلمانوں کے لیے دعائے خیر کی اور یہ سمجھ لیا کہ ان سب نے مل کر برکت کے لیے مکمل قرآن مجید ایک بار پڑھ لیا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۔ قرآن مجید کی اجتماعی تلاوت ومطالعہ کا یہ طریقہ تو صحیح ہے کہ ایک آدمی پڑھتا ہے اور دوسرے سنتے ہیں۔ پھر اس پر غور فکر کر کے اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ثواب کا کام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اس پر ا بہت اجر ملتا ہے صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِن بُيُوتِ اللّٰہِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰہِ وَيَتَدَارَسُونَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰہُ فِيمَنْ عِنْدَهٗ))

''جب بھی کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔''

قرآن مجید کی تکمیل ہونے پر دعا کرنا بھی جائز ہے لیکن اسے ایک مستقل (لازمی) عمل نہیں بنا لینا چاہیے۔ نہ کسی خاص لفظ کی اس طرح پابندی کی جائے گویا کہ یہ بھی کوئی سنت ہے۔ کیونکہ یہ عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ البتہ بعض صحابہ نے ایسا کیا ہے۔ تلاوت کے موقع پر موجود لوگوں کو کھانا کھلانے میں بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اسے مستقل رواج نہ بنا لیا جائے۔

۔ حاضرین میں قرآن مجید کے اجزاء تقسیم کرنا، تاکہ ہر کوئی اپنے حصے ک قرآن پڑھے، ظاہر ہے کہ اسے ہر ایک آدمی کی طرف مکمل قرآن کی تلاوت قرار نہیں دیا جا سکتا اور پڑھتے ہوئے محض حصول برکت کی نیت رکھنا کوتاہی ۲ ہے کیونکہ تلاوت کا مقصد اللہ تعالیٰ کے قرب حصول بیھ ہے۔ قرآن کو یاد کرنا اس پر غور کرنا، اس کے احکام کی سمجھ حاصل کرنا اس سے عبرت حاصل کرنا، اجر وثواب کا حصول، زبان کو تلاوت کا عادی بنانا اور اس قسم کے اور بہت سے فوائد کا حصول بھی ہے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰہُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ، رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر: عبدالعزیز بن باز۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم-صفحہ 301

محدث فتویٰ